۱۵؍ جولائی ۱۹۷۰ء

ہفتہ وار

ہماری زبان

جلد ۲۹ | ایڈیٹر آل احمد سرور | شمارہ ۲۷

اس شمارے میں

آل احمد سرور

میں نے امریکہ کو کیسا پایا؟

(۶)

امریکہ میں یہودیوں کا بڑا زور ہے۔ زیادہ تر مالی اداروں پر یہ لوگ چھائے ہوئے ہیں۔ بڑی یونیورسٹیوں پر بھی ان کا بہت اثر ہے۔ ہارورڈ، شکاگو، ایم۔ آئی۔ ٹی۔ کولمبیا میں بھی بہت سے شعبے یہودیوں کے زیر اثر ہیں۔ یہودی کھلی اسرائیل سے امریکہ کی حکومت کی ہمدردی کے لئے بڑی حد تک ذمہ دار ہیں۔ امریکہ کا ہر صدر اس معاملے میں خاصا مجبور ہوتا ہے کہ روپیہ اور جنگی ساز و سامان اور ہوائی جہازوں سے اسرائیل کی مدد کرے۔ میرے قیام کے زمانے میں اسرائیل کی صدر امریکہ میں کچھ دن کے لئے تھیں۔ ان کا سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں بڑی گرمجوشی سے استقبال ہوا۔ فرانس نے لیبیا کو سو ہوائی جہاز دئے تھے۔ اس کا امریکہ کے یہودیوں پر خاصا سخت ردعمل ہوا تھا۔ چنانچہ جب فرانس کے صدر پامپی دو امریکہ کے دورے پر آئے تو صدر نکسن کی کوشش کے باوجود کہ ہر جگہ ان کے شایان شان استقبال ہو، نیویارک کے گورنر اور میئر دونوں ان کے استقبال کے لئے موجود نہ تھے۔ جب وہ شکاگو آئے تو شکاگو کے میئر غیر حاضر تھے۔ شکاگو میں صدر پامپی دو کے خلاف خاصا زور دار مظاہرہ ہوا جس پر انھوں نے برہمی کا اظہار بھی کیا اور شکاگو کے سرکاری حلقوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ امریکہ کے یہودیوں کی اکثریت بہرحال اسرائیل کے موجودہ جارحانہ رویے کی پشت پناہی کرتی ہے مگر امریکہ میں ایسے یہودی بھی ہیں جو بائیں بازو سے تعلق رکھتے ہیں اور جو عربوں کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شکاگو یونیورسٹی میں تو چند نوجوان یہودی طالب علموں نے عربوں کی حمایت میں بھی آواز بلند کی تھی۔ یہودی نہ صرف امریکہ کی اقتصادی زندگی پر چھائے ہوئے ہیں امریکہ کے دانشوروں میں بھی ان کی تعداد بہت بڑی ہے۔ ادیبوں اور ناول نگاروں میں یہودیوں کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ سال بیلو (SAUL BELLOW) فلپ راتھ (PHILIP ROTH) اور برنارڈ ملا مود (BERNARD MALAMUD) چوٹی کے ناول نگاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہودی ہیں۔ سال بیلو کا ناول ہرزاگ، فلپ راتھ کا پورٹ نوائے کا شکوہ (PORTNOY'S COMPLAINT) اور ملا مود کا اسسٹنٹ (THE ASSISTANT) یہودی نفسیات کو سمجھنے کے لئے بہت مفید ہیں۔ پورٹ نوائے کا شکوہ بظاہر بہت گندہ ناول ہے کیونکہ اس میں ایک شخص ان کے تجربے بیان کئے ہیں مگر در اصل اس نے ایک یہودی گھر کی تربیت اور اس ماحول کی لعنت کا بڑی بے باکی سے ذکر کیا ہے۔ پورٹ نوائے اپنے یہودی پن سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے مگر یہ آسیب کی طرح اس کے وجود پر مسلط ہے۔

اشاعت کی تاریخیں
۱، ۸، ۱۵، ۲۲

انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ

فی کاپی: ۱۵ پیسے
قیمت سالانہ: ۵ روپے

امریکہ کے ناولسٹ ہر قسم کے تجربے کر رہے ہیں اور یہ تجربے ان یہودی ناول نگاروں کے یہاں بھی ملتے ہیں۔ ہرزاگ کے وہ خط جو لکھے جاتے ہیں مگر پوسٹ نہیں کئے جاتے۔ پورٹ نوائے کی اسرائیل میں ایک نوجوان یہودن پر دست درازی اور اس میں ناکامی یہ سب علامتی ہیں۔ میں امریکہ میں جن دانشوروں اور ادیبوں اور عالموں سے ملا ان میں اتفاق سے یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی اور مجھے محسوس ہوا کہ امریکہ کی ذہنی اور علمی زندگی میں بہت کچھ یہودیوں کی دین ہے۔ بعض امریکی حلقوں میں یہودیوں کے خلاف ایک تعصب کی لہر بھی ملتی ہے کیونکہ زندگی کے ہر شعبے میں یہودیوں کا زور ہے اور قدرتاً اس کا ردعمل بھی ہوتا ہے مگر مجموعی طور پر امریکہ کو لبرل ازم کی طرف لانے میں، حقائق سے آنکھیں چار کرنے میں، علمی معیاروں کو بڑھانے میں، دنیا کے سارے مسائل سے آگاہ کرنے میں، سیاہ فام طبقے کے خلاف امتیاز کو کم کرنے میں یہودیوں نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ نوجوان یہودی پرانے اور معمر یہودیوں سے بغاوت بھی کرتے ہیں۔ ایک نوجوان سے تو میں ذاتی طور پر واقف ہوں جس کا باپ ربائی (RABBI) ہے اور اسرائیل کا سخت حامی۔ یہ نوجوان بائیں بازو سے تعلق رکھتا ہے اور اس نے باپ سے بالکل قطع تعلق کر لیا ہے یہ یہودیوں اور عربوں میں سمجھوتے کا حامی ہے۔

امریکی یہودیوں کی کمیٹی پچیس سال سے ایک ماہانہ رسالہ کمنٹری (CAMMENTARY) نکالتی ہے۔ یہ رسالہ اپنے علمی معیار کے لحاظ سے امریکہ کے بہترین رسالوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے مضمون نگاروں میں الفریڈ کازین، نوم چامسکی، نارمن کزنس جیسے مشہور مصنف ہیں۔ ویسے تو یہ یہودیوں کے مسائل سے خاص طور پر بحث کرتا ہے، مگر اس کے دائرے میں ذہنی زندگی کے تمام پہلو آجاتے ہیں، فروری ۱۹۷۰ء کے شمارے میں کازین کا مضمون تنقید کو کیا ہو گیا؟، اور جان ہیوجکس کا مضمون خوشحالی کا تجزیہ، پڑھنے کے لائق تھے، ہیوجکس کا مضمون ان کی آنے والی کتاب کا حصہ ہے۔ نوم چامسکی نے نیویارک ریویو آف بکس کے ایک خاص ضمیمے میں صدر نکسن کی ویت نام کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی تھی اور اعداد و شمار سے ثابت کیا تھا کہ نکسن عرصۂ دراز تک امریکی فوجوں کی خاص تعداد ویت نام میں رکھیں گے خواہ زبان سے وہ تمام فوجیں واپس بلانے کی بات کتنی ہی شد و مد سے کہیں۔

(باقی)

روس میں اردو قواعد کی اشاعت

ماسکو:۔ ناؤکا اشاعت گھر نے اردو قواعد کی کتاب شائع کی ہے۔ یہ کتاب سوویت مستشرقین ایس۔ بردونیکووا اور ایل گیرک شلتن نے مرتب کی ہے۔ پراودا نے اس کتاب کی اشاعت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سوویت یونین کے عوام مشرق کی قوموں کی تہذیب اور ان کی زبانوں کے مطالعہ سے گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ● سیاست

مجلۂ سیفیہ کا "غالب نمبر"

بھوپال:۔ شعبۂ اردو سیفیہ کالج بھوپال نے مجلۂ سیفیہ کا "غالب نمبر" جناب متین سید کے زیر ادارت شائع کیا ہے۔ پونے چار سو صفحات پر مشتمل اس خاص نمبر میں متعدد تصاویر غالب کی تحریر کے عکس اور انتخاب کلام کے علاوہ مندرجہ ذیل اہم تحقیقی و تنقیدی مقالات شامل ہیں۔

غالب کی شاعری۔ پروفیسر محمد مجیب
غالب کا صحیفۂ منورع۔ ڈاکٹر گیان چند
غیر مطبوعہ مکتوبات مرزا غالب، بنام شاہ غمگین۔ جناب رضا محمد حضرت جی۔
غلطی ہائے مضامین مت پوچھ۔ جناب وجاہت علی سندیلوی۔
کلام غالب کی شرحیں۔ ڈاکٹر حامد حسین
غالب کی تفہیم۔ جناب عابد رضا بیدار
غالب کی خود اشتہاریت۔ جناب حنیف کیفی بریلوی
غالب کا ایک عقیدت مند مولانا آزاد۔ جناب حیدر عباس رضوی۔
بنام غالب (غالب کے نام مولانا عباس رفعت کے غیر مطبوعہ مکاتیب)۔ جناب حیدر عباس رضوی
نسخۂ بھوپال اور نسخۂ بھوپال ثانی۔ پروفیسر عبد القوی دسنوی
غالب اور نئے شاعر۔ جناب مظفر حنفی
تلمیحات غالب۔ جناب متین سید

امید ہے کہ مجلۂ سیفیہ کا یہ خصوصی نمبر ادبی حلقوں میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا جائے گا۔

● ناظم نشر و اشاعت

سید فضل المتین

شاگردِ غالب

حفیظ اللہ ـــــ طالب

میں نے ۸ر اکتوبر ۹۳ء میں ایک مراسلے کے ذریعہ یہ گذارش کی تھی۔ ”رتلام، سنٹرل انڈیا (موجودہ علاقہ مدھیہ بھارت) سے ”گلشن داغ“ نامی ایک گلدستہ شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کی اشاعت بابت ماہ اگست ۱۸۹۰ء میں صفحہ ۱۱ پر ایک طرحی غزل جناب ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب طالب اکبرآبادی، متعینہ شفاخانہ اجمیر شریف تلمیذ حضرت غالب مرحوم کی شائع ہوئی ہے۔

مجھے تذکرہ شعرائے اجمیر کے لئے طالب اکبرآبادی کے حالات کی تلاش ہے۔ اگر کوئی صاحب زحمت فرما کر ”ہماری زبان“ میں ان کے حالات پر روشنی ڈالیں تو اس زحمت کے لئے میں ان کا شکرگزار ہوں گا۔[1]

جواباً نثار احمد فاروقی صاحب کا ایک مراسلہ ۲۲ر اکتوبر ۹۳ء کو نظر نواز ہوا۔ وہ ”چند باتیں“ کے عنوان سے رقمطراز ہیں:۔

”...... ان کا ذکر ”تلامذۂ غالب“ میں موجود ہے۔ مگر مختصر میں نے آگرے کے کسی قدیم رسالے میں ان پر ایک مفصل مضمون دیکھا تھا اس وقت اپنے یادداشت کے کاغذ کھنگالے وہ حوالہ ہاتھ نہیں آیا۔[2]

نثار احمد فاروقی صاحب کی نشاندہی پر میں نے ”تلامذۂ غالب“ منگوائی۔ اس کتاب میں طالب کے متعلق تحریر ہے۔

”طالب — خان بہادر ڈاکٹر محمد حفیظ اللہ اکبرآبادی

شاہی زمانے میں ان کے آبا و اجداد اسلحہ سازی میں مہارت رکھتے تھے اور یہ ایک طرح خاندانی پیشہ ہو گیا تھا۔ طالب نے عربی تعلیم اپنے طور پر کی۔ اپنے استاد بھائی محمد اقبال حسین عاشق کے دیوان - ”اثر عاشق“ (شامل دیوان) کی جو تقریظ لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو اور فارسی دونوں میں لکھتے تھے۔ اردو نثر میں بھی اچھی مہارت تھی۔

جو بھلا کرتا ہے، اس کا بھی بھلا چاہتا ہے
اس کے کوچے میں یہی ہم نے صدا رکھی ہے[3]

لے چلا پھر خیالِ یار مجھے — سوئے صحرا و کوہسار مجھے
پھر جنونِ شباب کا ہے جوش — مئے الفت کا ہے خمار مجھے

(شاعر - [آزادی نمبر] ص ۸۹)

۱؎ ”ہماری زبان“ ۸ر اکتوبر ۹۳ء
۲؎ ” ” ۲۲ر اکتوبر ” ۳؎ ”تلامذۂ غالب“ صفحات ۲۰۱-۲۰۲

گذشتہ سال غالب صدی تقاریب کے سلسلے میں صاحب ”تلامذۂ غالب“ مالک رام صاحب اجمیر تشریف لائے تھے۔ غریب خانہ (بیت الحق) پر بھی از راہ کرم زحمت فرمائی تھی۔ ان سے طالب کے سلسلے میں گفتگو ہوئی۔ لیکن وہ تلامذۂ غالب میں پیش کردہ حالات سے زیادہ روشنی نہ ڈال سکے۔ نثار احمد صاحب سے بھی ان کے جوابی مراسلے کے بعد خط و کتابت رہی مگر وہ باوجود عدیم الفرصتی کے تلاش بسیار کے بعد بھی اس یادداشت کے کاغذ کو حاصل نہ کر سکے جو ان کے کاغذات میں گم ہو گیا۔ اگر ان کی ”قدیم رسالہ“ سے مراد ”شاعر“ تھا تو اس کو ماخذ کے طور پر ”تلامذۂ غالب“ میں موجود عبارت کے لئے استعمال کیا جا چکا ہے۔ اور اگر وہ ”شاعر“ کے علاوہ آگرہ کا کوئی اور ”قدیم رسالہ“ ہے تو بہرحال اس کی نشاندہی میرے لئے آج بھی ضروری ہے۔

”ہماری زبان“ کی اشاعت یکم مارچ ۹۴ء میں جناب حامد گلشن آبادی کا ایک مراسلہ بعنوان ”گلدستہ - بہارِ سخن - رتلام“ طبع ہوا تھا۔ اس مراسلے میں مندرجہ ذیل عبارت مجھ سے متعلق تھی۔

”ہماری زبان“ مورخہ ۸ر اکتوبر ۹۳ء و یکم جنوری ۹۴ء کی اشاعتوں میں بسلسلہ ”گلشن داغ“ جناب سید فضل المتین صاحب کے دونوں مراسلے میری نظر سے گزرے چنانچہ میں نے ”گلشن داغ“ وخصوصاً جناب طالب اکبرآبادی شاگرد حضرت غالب مرحوم کے متعلق مقامی طور پر کافی چھان بین کی مگر افسوس ہے کہ تلاش بسیار کے باوجود نہ تو ”گلشن داغ“ کا کوئی شمارہ دستیاب ہو سکا اور نہ ہی جناب طالب اکبرآبادی کے متعلق کچھ معلوم ہو سکا۔

حامد گلشن آبادی[1]

میں نے اپنے مراسلے مطبوعہ ”ہماری زبان“ بابت ۸ر اکتوبر ۹۳ء میں ”گلشن داغ“ میں مطبوعہ طالب کی جس طرحی غزل کا ذکر کیا تھا۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔

”جناب ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب طالب اکبرآبادی متعینہ شفاخانہ اجمیر شریف تلمیذ حضرت غالب مرحوم:

داستاں اپنی جو ہم ان کو سنا دیتے ہیں
خود تو روتے ہیں، پر ان کو بھی رلا دیتے ہیں
ہم دعا دیتے ہیں ان کو وہ دغا دیتے ہیں
ہم نے کیا ان کو دیا وہ ہمیں کیا دیتے ہیں
بارِ احسان مسیحا نہ اٹھاویں گے کبھی
اہلِ ہمت رہِ تسلیم و رضا دیتے ہیں
دل میں آتا ہی نہیں میرے عدو کا تو خیال
منزلِ دوست میں کب غیر کو جا دیتے ہیں

صفحہ ۱۱ - بابت ماہ اگست ۱۸۹۰ء جلد ۲ شمارہ ۵

۱؎ ”ہماری زبان“ یکم مارچ ۱۹۹۴ء

غرض یہ کوئی اطلاع نہیں۔ "تلامذہ غالب" کے دوسرے ماہنامہ "شاعر" کے تذکرہ نمبر سے غالب کے آباؤ اجداد کے خاندانی پیشہ، غالب کی عربی تعلیم اور ان کی ایک "تقریظ" سے ان کے اردو و فارسی میں لکھنے کا علم اور ان کی اردو نثر کی عبارت کا مختصر سا حال معلوم ہوتا ہے، اور "گلشن داغ" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجمیر کے شفاخانہ میں منشی تھے۔ نمونہ کلام کے طور پر "تلامذہ غالب" میں "شاعر" کے حوالہ سے ان کی ایک غزل کا ایک شعر اور دوسری غزل کے دو اشعار موجود ہیں، اور "انتخاب کلام" کے طور پر "گلشن داغ" میں ان کے چار اشعار ملتے ہیں۔ اس طرح ابھی تک غالب کے سلسلہ میں ہماری معلومات محدود ہیں۔

نثار احمد فاروقی صاحب کو "یادداشت" کے کاغذ کھنگالنے پر بھی حوالہ ہاتھ نہیں آیا۔

مالک رام صاحب "تلامذہ غالب" میں پیش کردہ حالات سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔

حامد گلشن آبادی صاحب "تلاش بسیار" کے باوجود کچھ معلوم نہ کر سکے۔

میرا علم محدود۔

لہذا میں پھر گزارش کروں گا کہ کوئی صاحب علم و تحقیق غالب کے حالات پر روشنی ڈالیں تو میں اس زحمت کے لئے ان کا شکر گزار رہونگا اچھا ہو کہ اکبر آباد کے کوئی صاحب وہ رسالہ تلاش کریں۔ جس کا ذکر فاروقی صاحب نے کیا ہے اور جس رسالہ میں غالب پر مفصل مضمون موجود ہے۔ اس کے لئے اجمیر میں اپنی ملاقات کے وقت میں محترمی میکش اکبرآبادی صاحب کو بھی توجہ دلا چکا ہوں۔

کتابیں ملیں

(تبصرے کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں)

دوسرا شجر

مصنف: شجاع خاور
ناشر: اردو پبلیکیشنز، اردو بازار دہلی
قیمت: تین روپے
صفحات: ۴۸

دنیا کہیں جسے (مجموعہ کلام)

مصنف: ڈاکٹر عشرت انور
ناشر: انٹرنیشنل لٹریچر سوسائٹی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
قیمت: پانچ روپے
صفحات: ۲۶۰

اردو غزل کے نئے رنگ (ہندی)

مرتب: پرکاش پنڈت
ناشر: ہند پاکٹ بکس شاہدرہ، دہلی
قیمت: دو روپے
صفحات: ۱۷۵

ڈیک کلاس

بالغان	۹۰۰ روپے	۱۲۰ روپے	۱۴ روپے	۱۰۳۴ روپے
بچے ۳ تا ۱۲ سال	۳۰۰ "	—	"	۳۱۴ "
" ۱ تا ۳ "	۲۴۵ "	—	"	۲۵۹ "
" ۱ سال سے کم	—	—	"	۱۴ "

۴۔ پابندیاں حاجیوں کے عام مفاد اور بھلائی کے پیش نظر حکومت ہند نے بعض پابندیاں عائد کی ہیں۔ چنانچہ عازمین حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں پیش کرنے سے پہلے ان پابندیوں کو اچھی طرح سمجھ لیں کیونکہ مندرجہ ذیل عازمین حج کی درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔

(الف) جن بچوں کی عمر پانچ اور چودہ سال کے درمیان ہوگی۔

(ب) رمضان سے قبل جن عازمین حج کے پاس ہندوستانی سکے میں نقد رقم ۱۰۰۵/- روپوں سے کم ہوگی اور رمضان بعد جانے والے جن عازمین حج کے پاس نقد رقم ۱۲۵۰/- روپوں سے کم ہوگی۔

(ج) جن لوگوں نے گزشتہ ۵ سال کے اندر یعنی ۱۹۶۶ء اور ۱۹۷۰ء کے درمیان ہندوستان کے کسی بھی مقام سے فریضہ حج ادا کیا ہے ایسے اصحاب کو حج بدل پر بھی جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(د) جن خواتین کو جہاز پر سوار ہونے کے وقت پانچ ماہ یا اس سے زائد کا حمل ہوگا۔

(ہ) جو لوگ مندرجہ ذیل بیماریوں یا معذوریوں میں مبتلا ہوں گے۔

۱۔ دماغی امراض۔ ۲۔ تپ دق یا سل۔ ۳۔ قلبی امراض۔ ۴۔ شدید دمہ۔ ۵۔ متعدی جذام۔ ۶۔ دیگر خطرناک چھوت کی بیماریاں۔

اگر کسی شخص کی بیماری یا کسی خاتون کے حمل کی مدت کے متعلق کوئی شبہ ہوگا تو ان کا بمبئی میں طبی معائنہ کیا جائے گا اس لئے عازمین حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی درخواستوں میں غلط بیانی سے کام نہ لیں۔

نشستیں محفوظ کرانے کا طریقہ

تمام درخواست دہندگان کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ درخواست کے ہر فارم پر پاسپورٹ سائز کا اپنا بالکل نیا فوٹو چسپاں کریں اور ساتھ ہی فوٹو کی چار کاپیاں بھیجیں جن کی پشت پر عازم حج کا پورا نام لکھا جائے فوٹو کی شرط خواتین کے لئے بھی ہے تاہم پردہ نشین خواتین اس سے مستثنیٰ ہوں گی۔ پرانے فوٹو قبول نہیں کئے جائیں گے۔ ایک سال سے کم عمر کے بچوں کے فوٹو بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

ہر عازم حج کو علیحدہ فارم پر درخواست کی دو کاپیاں بھیجنی چاہئیں۔ اگرچہ ایک سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہوتا ہے تاہم اس کی درخواست بھی علیحدہ فارم پر دو نقلوں میں ہونی چاہئے اور اس پر اس کے والد یا سرپرست کے دستخط ہونے چاہئیں۔ اس میں بچے کی صحیح عمر درج ہونی چاہئے اور اس کی تاریخ ولادت کا سرٹیفکٹ بھی ساتھ بھیجا جائے۔ درخواست کے ہمراہ اس مضمون کا حلف نامہ ہونا چاہئے کہ عازم حج نے گزشتہ ۵ سال میں حج نہیں کیا۔ حلف نامہ عازم حج کے وطن ضلع یا صوبہ کے عہدہ دار کا تصدیق شدہ ہونا چاہئے ایسے عہدیداران کی فہرست درخواست فارم میں دی گئی ہے علاوہ ازیں عازم حج کے وطن ضلع یا صوبہ میں رہنے والے کسی سند یافتہ ڈاکٹر یا حکیم کا سرٹیفکٹ اس مفہوم کا ہونا چاہئے کہ عازم حج صحت مند اور سفر حج کے قابل ہے درخواست ہر طرح مکمل ہونی چاہئے نامکمل درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا درخواست کے فارم پر مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہونی ضروری ہے۔

(۱) نام جلی حروف میں (۲) والد یا شوہر کا نام (۳) جنسیت مرد یا عورت (۴) عمر (۵) تاریخ ولادت (۶) قومیت ہندوستانی یا غیر ہندوستانی (۷) پیشہ (۸) مستقل پورا پتہ۔ گاؤں۔ پوسٹ آفس۔ ضلع۔ ریاست (۹) ہندوستان میں نامزد کردہ شخص کا نام، پتہ اور یہ کہ اس کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔ (۱۰) اگر درخواست دہندہ خاتون ہے تو محرم کا نام، رشتہ اور پتہ (۱۱) رمضان سے پہلے سفر کرنا ہے یا رمضان کے بعد (۱۲) اگر رمضان بعد سفر کا ارادہ ہے تو دو جہازوں کے نام اور روانگی کی تاریخ ترجیح کے ساتھ (۱۳) کس کلاس میں سفر کرنا ہے (۱۴) اس سے پہلے کس سنہ میں حج کیا ہے۔ (۱۵) ارسال کردہ رقم، ڈرافٹ کا نمبر، رقم بینک کا نام اور مقام (۱۶) مطلوبہ غیر ملکی زر مبادلہ (۱۷) درخواست دہندہ کے دستخط یا نشانی انگوٹھا (۱۸) درخواست بھیجنے کی تاریخ (۱۹) نمونے کے لئے درخواست دہندہ کے دو مزید دستخط یا انگوٹھے کے نشان۔

۵۔ فرسٹ کلاس:

(۱) درخواست دو کاپیوں میں ہونی چاہئے۔ جس میں تمام تفصیلات کی خانہ پری کی گئی ہو۔ ہر درخواست کے ساتھ بالغ کے لئے جن کی عمر چودہ سال

سے اوپر ہو کرایہ کی پوری رقم ۱۰۸۱ روپے تین تا پانچ سال کی عمر کے بچے کے لئے ۸۴۹ روپے ایک تا تین سال کی عمر کے بچے کے لئے ۲۳۰ روپے اور ایک سال سے کم عمر کے بچے کے لئے چودہ روپے یہ درخواستیں مع حلف نامہ، ڈاکٹری سرٹیفکٹ اور بچوں کا ولادت سرٹیفکٹ رجسٹرڈ پوسٹ سے ہی بھیجنی چاہیے۔

(۲) ڈی لکس کیبن (ملحقہ غسل خانہ) کے ہر برتھ کے لئے ۵۰ روپے زائد دینے ہوں گے، یہ رقم نقدی کی صورت میں مغل لائن کی بکنگ آفس واقع مسافر خانہ میں اس وقت وصول کی جائے گی جب نشستوں کا تعین ہوگا۔ بشرطیکہ ڈی لکس کیبن خالی ہوں۔ لہٰذا حاجیوں کو ڈی لکس کیبن کی رقم کرایہ کے ساتھ نہیں بھیجنی چاہیے۔

(۳) فرسٹ کلاس کے ہر بالغ حاجی کو اپنے لفافے میں ڈیک کے صرف ایک حاجی بطور ملازم کی درخواست بھیجنے کی اجازت ہوگی، بشرطیکہ وہ ملازم بھی اسی صوبہ کا ہو، ایسے لفافے کے اندر درخواستوں کی مجموعی تعداد سات سے زیادہ نہ ہو، جن میں ڈیک کی درخواستیں (ملازم کی) تین سے زیادہ نہ ہوں گی۔ اگر اس تناسب پر عمل نہیں کیا گیا تو لفافہ واپس کردیا جائے گا یا کمپنی جس طرح مناسب سمجھے گی ویسا اقدام کرے گی۔

(۴) اگر فرسٹ کلاس کا ریزرویشن منسوخ کرایا گیا تو اس کے ساتھ کا ڈیک ریزرویشن از خود منسوخ ہو جائے گا۔

ڈیک کلاس:-

درخواستیں دو کاپیوں میں ہونی چاہئیں جن میں تمام تفصیلات کی خانہ پری کی گئی ہو درخواست کے ساتھ بالغ کے لئے جس کی عمر چودہ سال سے اوپر ہو کرایہ کی پوری رقم -/۱۰۴۰ روپے تین تا پانچ سال کی عمر کے بچے کے لئے -/۴۱۲ روپے ایک تا تین سال کی عمر کے بچے کے لئے ۲۷۹ روپے اور ایک سال سے کم عمر کے بچے کے لئے چودہ روپے یہ درخواستیں مع حلف نامہ، ڈاکٹری سرٹیفکٹ اور بچوں کا ولادت کا سرٹیفکٹ رجسٹرڈ پوسٹ سے ہی بھیجنی چاہئیں۔

عام ہدایات:-

(۱) تمام رقوم "دی مغل لائن لیمیٹڈ" کے نام بنک ڈرافٹ کی شکل میں ہونی چاہئیں اور ڈرافٹ ایسا ہونا چاہیے جسے بمبئی میں بھنایا جاسکے بہتر ہوگا ڈرافٹ اسٹیٹ بنک آف انڈیا کے بھیجے جائیں بنک ڈرافٹ حاجیوں کے نام نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ ایسے مقامات پر رہنے والے عازمین حج جہاں بنک کی سہولت نہیں ہے، بیمہ شدہ لفافے کے اندر کرایہ کی رقم بھیج سکتے ہیں۔ جو بنک ڈرافٹ ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۹ء سے پہلے جاری کئے گئے ہوں، وہ اسی صورت میں قبول کئے جائیں گے جب انھیں جاری کرنے والے بنک کے ذریعہ دوبارہ بھنانے کے قابل بنا دیا گیا ہو، کوئی رقم کسی اور شکل میں مثلاً منی آرڈر یا چیک کے ذریعے قبول نہیں کی جائے گی۔ بنک سے ڈرافٹ خریدتے وقت حاجی خود اپنا نام دے، تاکہ ڈرافٹ کی واپسی کی صورت میں بنک سے رقم واپس لینے میں کوئی دقت نہ ہو۔

(۲) خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہمسفر مرد (محرم) کا پورا نام، پتہ اور رشتہ بتائیں، ایسی خاتون اور محرم کی درخواستیں ایک ہی لفافے میں بھیجی جانی چاہئیں اور وہ ایک ہی "طبقے" کی ہونی چاہئیں۔

(۳) لفافے کے اوپر بھیجنے والے کا نام عازمین میں سے کسی ایک کا ہونا چاہیے، کسی غیر متعلقہ شخص کا نہیں۔ یہ امر لازمی ہے۔ قرعہ کا نتیجہ پی، فارم وغیرہ لفافہ بھیجنے والے ہی کے نام بھیجا جائے گا، انجمنوں، حج کمیٹیوں اور ایجنسیوں وغیرہ کو درخواست کے فارموں یا لفافوں پر اپنا نام اور پتہ کسی صورت میں نہیں لکھنا چاہیے۔

(۴) حاجیوں کو صرف ایک ہی کلاس (یا فرسٹ یا ڈیک کلاس) کے لئے درخواست بھیجنی چاہیے، ایک وقت دونوں کلاس کے لئے نہیں اسی طرح حاجیوں کو ایک سے زائد مقامات سے درخواستیں نہیں بھیجنی چاہئے۔ درخواست وہیں سے بھیجی جائے جو رہائش یا کاروبار کا مستقل مقام ہو۔

(۵) حاجیوں کو اپنی درخواستوں میں صاف طور سے لکھنا چاہیے کہ وہ رمضان سے پہلے یا رمضان بعد جہازوں میں سفر کرنا چاہتے ہیں۔ جو حاجی رمضان سے پہلے جہاز کے لئے درخواست بھیجیں گے ان کی درخواستوں پر رمضان بعد جہازوں کے لئے غور نہیں کیا جائے گا، اسی طرح رمضان بعد جہازوں کے لئے درخواستیں رمضان سے پہلے جہاز کے لئے قابل غور نہیں ہوں گی۔

رمضان بعد جانے والے جہازوں میں اگر مطلوبہ جہاز میں جگہ نہ ہو تو جس جہاز میں جگہ ہوگی اس میں نشست محفوظ کی جائے گی۔

(۶) والدین کے ہمراہ جانے والے ایک تا ۵ سال اور چودہ تا سولہ سال کی عمر کے بچوں کی درخواستوں کے ساتھ پیدائش کا مستند سرٹیفکٹ ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۷) کسی بھی لفافے میں سات سے زیادہ درخواستیں نہیں ہونی چاہئیں اور وہ سب ایک ہی صوبہ اور ایک "طبقے" کی ہونی چاہئیں۔ جس

لفافے میں سات سے زیادہ درخواستیں ہوں گی اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ طبقات :- درخواستوں کا اندراج مندرجہ ذیل طبقوں میں کیا جائے گا۔

(۱) حج ۱۹۷۰ء کی ویٹنگ لسٹ پر آئے ہوئے درخواست دہندگان۔ نشان طبقہ /W/

(۲) عازمین حج جنھوں نے پہلے کبھی حج نہیں کیا اور جن کی درخواستیں ماضی میں دوبار مسترد ہو چکی ہیں جن میں سے ایک حج ۱۹۷۰ء کی ہونی چاہئے۔ نشان طبقہ /TR/

(۳) عازمین حج جنھوں نے پہلے کبھی حج نہیں کیا اور جن کی درخواستیں حج ۱۹۷۰ء کے لئے مسترد ہوئی تھیں۔ نشان طبقہ /R/

(۴) جو درخواستیں پہلی بار بھیجی جا رہی ہیں اور جو مذکورہ بالا تین طبقات میں نہیں آتی ہوں۔ نشان طبقہ /F/

ہر ایک ریاست کا حرف تہجی نشان

A اتر پردیش B مغربی بنگال C بہار D مہاراشٹر E کیرالا F آسام G آندھرا پردیش H جموں کشمیر I میسور J گجرات
K تامل ناڈو L مدھیہ پردیش M راجستھان N پنجاب اور ہریانہ O تری پورہ P اڑیسہ Q دہلی R منی پور S ہماچل پردیش
T لکادیپ U پانڈیچری V گوا، دمن اور دیو W انڈمان و نکوبار X سکم Y ناگالینڈ Z دادر نگر حویلی اور نیفا۔

ہر درخواست پر نمبر سلسلہ دیا جائے گا اور ہر نمبر سے قبل صوبہ کے لئے مقرر کردہ حرف تہجی ہوگا، درخواست کا نشان طبقہ ہوگا اور لفافے کا نمبر سلسلہ ہوگا مثال کے طور پر مغربی بنگال سے آئی ہوئی کوئی درخواست اگر دو سال تک مسترد ہوتی رہی ہو تو اس پر اس طرح نمبر ڈالا جائے گا، درخواست کا نمبر سلسلہ / لفافے کا نمبر سلسلہ / TR / B

الف۔ طبقہ نمبر ۱ :-

وہ حاجی جن کے نام حج ۱۹۷۰ء کی "ویٹنگ لسٹ" میں تھے اور جنھیں جہاز میں جگہ نہ مل سکی انھیں امسال یقینی طور پر جہاز میں جگہ دی جائے گی۔ انھیں چاہئے کہ ۱۹۷۱ء حج کے لئے درخواستیں بھیجتے وقت اپنے "ویٹنگ لسٹ" فارم تازہ درخواست کے ساتھ منسلک کریں، اگر ایسا نہ کیا گیا تو ان کی درخواستیں اس طبقہ میں شامل نہیں کی جائیں گی، جن حاجیوں نے اپنے "ویٹنگ لسٹ" فارم واپس کر کے کرایہ کی رقم حاصل کر لی ہے وہ اپنے حج ۱۹۷۱ء کے نئے فارم کے اوپری حصہ پر گذشتہ سال کا "ویٹنگ لسٹ" نمبر لکھیں۔

ب۔ طبقہ نمبر ۲ :-

وہ حاجی جن کی درخواستیں ماضی میں دوبار مسترد ہو چکی ہیں ان میں سے ایک درخواست حج ۱۹۷۰ء کی مسترد شدہ ہونی چاہئے۔ قرعہ اندازی میں ان حاجیوں کو طبقہ ۳ اور ۴ کے عازمین حج پر ترجیح دی جائے گی۔ بشرطیکہ ان عازمین حج نے اس سے پہلے کبھی حج نہ کیا ہو ایسے درخواست دہندگان کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ حج ۱۹۷۱ء کے لئے درخواست بھیجتے وقت وہ گذشتہ دو سال کی مسترد کی ہوئی درخواستیں اپنی تازہ درخواست کے ساتھ منسلک کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ان کی درخواستیں اس طبقہ میں شامل نہیں کی جائیں گی۔ ماضی میں حج کرنے کے بارے میں اگر غلط بیان دیا گیا تو ان درخواست دہندگان کے خلاف اس اعلان کے دفعہ ۱۱ کے تحت کاروائی جائے گی۔

ج۔ طبقہ نمبر ۳ :-

وہ حاجی جن کی درخواستیں حج ۱۹۷۰ء میں مسترد ہو چکی ہیں قرعہ اندازی میں ان کی درخواستوں کو طبقہ ۴ کی درخواستوں پر ترجیح دی جائے گی بشرطیکہ انھوں نے اس سے پہلے کبھی حج نہ کیا ہو، ایسے حاجیوں کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ حج ۱۹۷۱ء کے لئے درخواست بھیجتے وقت وہ اپنی حج ۱۹۷۰ء کی مسترد کی ہوئی درخواست اپنی تازہ درخواست کے ساتھ منسلک کریں۔ اور ایک ہی لفافے میں بھیجیں اگر ایسا نہیں کیا گیا تو ان کی درخواستیں طبقہ ۳ میں شامل نہیں کی جائیں گی۔

د۔ طبقہ نمبر ۴ :-

وہ عازمین حج جو پہلی بار درخواست بھیج رہے ہیں یا جنھوں نے پانچ سال قبل حج کیا ہو اور یا جو مذکورہ بالا تین طبقوں میں نہیں آتے ہوں وہ نئے عازم حج تصور کئے جائیں گے اور ان کی درخواستوں کی حسب دستور قرعہ اندازی کی جائے گی، انھیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے ان کے لفافے میں دوسرے طبقات سے تعلق رکھنے والے عازمین حج کی درخواستیں نہ ہوں۔

محرم :-

خواتین کے لئے حج کی درخواستیں بھیجنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہوگا۔

(۱) وہ درخواستیں جن میں خواتین عازمین حج اپنے ساتھ جانے والے محرم کا نام اور دیگر تفاصیل نہیں بتلائیں گی ان کے درخواستوں پر کسی

صورت میں غور نہیں کیا جائے گا۔

(۲) خواتین عازمین حج کی ان درخواستوں کو بھی قبول نہیں کیا جائے گا جن میں خواتین ایسے شخص کو اپنا محرم بتلائیں جس کی درخواست حج ۱۹۷۰ء کے قابل قبول نہ ہو مثلاً جس شخص نے گذشتہ پانچ سال میں حج کیا ہو یا اور دیگر وجوہات کی بنا پر اس کو حج پر جانے کی اجازت نہ ہو۔

(۳) عام طور پر ان ہی خواتین عازمین حج کی درخواستیں قبول کی جائیں گی جو خواتین ان کے ہی طبقہ سے تعلق رکھنے والے محرم کی درخواست کے ساتھ اپنی درخواستیں بھیجیں گی، البتہ کوئی خاتون جس کا شمار دو سال مسترد ہونے والی درخواستوں کے طبقہ میں ہوتا ہے اگر وہ نچلے طبقے کے محرم کے ساتھ درخواست بھیجنا چاہے تو اس خاتون کی درخواست کو محرم کے طبقے ہی میں شامل کیا جائے گا۔

عازمین حج کو اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ مختلف طبقات کی درخواستیں ایک لفافے میں نہ بھیجی جائیں، ہر ایک طبقہ کی درخواستوں کے لئے الگ لفافہ ہو اور ان کے ڈرافٹ بھی علیحدہ ہوں۔

۷۔ ویٹنگ لسٹ:-

(۱) درخواستوں میں سے ایک مخصوص تعداد کو قرعہ اندازی کے ذریعہ فرسٹ اور ٹورسٹ کلاس کی ویٹنگ لسٹ پر لیا جائے گا اور ریزرویشن منسوخ ہونے کی صورت میں ویٹنگ لسٹ والوں کو موقع دیا جائے گا متعلقہ حاجی کو اس کی اطلاع فوراً دی جائے گی۔

(۲) جن عازمین حج کے نام ویٹنگ لسٹ پر آئیں گے انھیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بغیر بلائے بمبئی نہ آئیں ورنہ سفر حج کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں کمپنی کوئی ذمہ داری قبول نہ کرے گی۔

۸۔ درخواستیں وصول ہونے کی آخری تاریخ:-

عازمین حج کو اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کمپنی کے دفتر کے کاؤنٹر پر کوئی درخواست قبول نہیں کی جائے گی، تمام درخواستیں رجسٹرڈ یا بیمہ شدہ لفافوں میں اس طریقے سے بھیجی جائیں جو اوپر بتایا گیا ہے، درخواستیں ۵ر اگست ۱۹۷۰ء تک کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر میں مل جانی چاہئیں، اس تاریخ کے بعد جو بھی درخواست موصول ہوگی اسے واپس کر دیا جائے گا۔ درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ کے تقریباً ایک ہفتہ بعد قرعہ اندازی ہوگی قرعہ اندازی کا نتیجہ قرعہ کے فوراً بعد لفافے بھیجنے والے شخص کے پتہ پر بھیج دیا جائے گا۔ جو درخواستیں قرعہ اندازی میں کامیاب نہ ہوں گی انھیں ڈرافٹ وغیرہ کے ساتھ لفافہ بھیجنے والوں کو لوٹا دیا جائے گا۔

۹۔ ریزرویشن کی منسوخی:-

(۱) اگر کوئی عازم حج اپنا ریزرویشن منسوخ کرانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ کم از کم دس روز قبل کمپنی کو مطلع کر دے، ورنہ کرایہ کی رقم واپس کرتے وقت اس میں سے دس فیصدی کاٹ لی جائے گی۔ اس قاعدے کا اطلاق ویٹنگ لسٹ کے ان حاجیوں پر بھی ہوگا جنھیں جہاز میں جگہ پیش کی جائیں گی ایسی صورت میں عازمین حج کو اپنا "بی" فارم یا ویٹنگ لسٹ فارم واپس کرنا ہوگا۔ اور کرایہ کی واپسی کی درخواست میں یہ بھی بتانا ہوگا کہ ان کی ارسال کردہ رقم بنک ڈرافٹ سے بھیجی جائے یا بذریعہ منی آرڈر بنک ڈرافٹ سے رقم منگانے کی صورت میں یہ ضروری ہوگا کہ مناسب ٹکٹ لگی رسید پیشگی بھیجی جائے جس پر کسی گواہ کی موجودگی میں دستخط کئے جائیں۔

۱۰۔ جہاز کی تبدیلی:-

رمضان قبل کے جہاز سے رمضان بعد جہازوں میں تبدیلی یا رمضان بعد جہازوں سے رمضان قبل جہاز میں تبدیلی کی درخواستوں پر کسی صورت میں غور نہیں کیا جائے گا۔ البتہ رمضان بعد جہازوں میں تبدیلی جہاز کا ریزرویشن دوسرے جہاز میں تبدیل کرنے کی درخواستوں پر انتہائی مجبوری کی حالت میں ہی غور کیا جائے گا اور اس کے لئے تحریری ثبوت پیش کرنا ضروری ہے۔

۱۱۔ نام کی تبدیلی:- ریزرویشن میں نام تبدیل کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۲۔ آگاہی:-

حاجیوں کو خود اپنے مفاد کی خاطر درخواست فارم کی خانہ پری اعلان ھٰذا کے مطابق کرنی چاہئے۔ اگر کوئی حقیقت چھپائی گئی یا غلط بیانی سے کام لیا گیا، تو درخواست دہندہ سفر حج سے محروم ہو جائے گا۔ ... کے کرایہ کی رقم ضبط کرلی جائے گی اس کے علاوہ اس کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔ اسی طرح جن درخواستوں میں غلط بیانی یا خامیاں ہوں گی وہ درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی، اور بھیجنے والوں کو واپس کر دی جائیں گی۔

۱۳۔ غیر ممالک کے لوگ یا غیر ملکوں میں مقیم ہندوستانی جو انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حج کے لئے جانا چاہتے ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی نشستیں محفوظ کرانے کے لئے مغل لائن سے رجوع کریں۔

۱۴۔ عازمین حج کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جدہ سے بمبئی کے لئے واپسی کا انتظام سختی کے ساتھ ترتیب وار ہوتا ہے، یعنی جو لوگ پہلے جہاز سے جاتے ہیں انہیں پہلے جہاز سے ہی واپس لایا جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر کسی حاجی نے واپسی سفر کے لئے اپنی باری آنے پر جدہ میں رپورٹ نہ کی تو فی کس ۲۵ سعودی ریال جرمانہ کیا جائے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی کا انتظام اس جہاز سے کیا جائے گا جس میں جگہ مل سکے گی۔ اس شرط سے ان حاجیوں کو مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے جن کے بارے میں جدہ کے ہندوستانی سفارتخانہ کو یہ اطمینان دلایا جائے کہ جدہ سے واپسی کے لئے جہاز کی تبدیلی فردی یعنی حاجیوں کے درخواست فارموں کی خانہ پری اس طریقے سے ہی کی جانی چاہئے۔ جو اعلان ہذا میں بتایا گیا ہے اگر درخواست فارموں میں کسی بھی قسم کا کوئی نقص ہوا تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

دیگر امور:۔

(۱) سفر حج کے لئے درخواست کے فارم مغل لائن سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کے علاوہ حج ۱۹۷۱ء کے متعلق کوئی بات ہو تو براہ مہربانی ایگزیکٹیو آفیسر حج کمیٹی وکمانیہ تلک مارگ بمبئی ۱ سے رجوع کریں۔

عدالتی کارروائی کا اختیار:۔

حج کے مندرجہ بالا طریقہ کے سلسلے میں کوئی تنازعہ پیدا ہونے کی صورت میں عدالتی کارروائی کا اختیار صرف شہر بمبئی کی سٹی کورٹ کو ہوگا۔

تعزیتی جلسہ

انجمن ترقی اردو راجستھان کے زیر اہتمام مہاراجہ سوائی مان سنگھ بہادر سابق والی ریاست جے پور کے انتقال پر ایک تعزیتی جلسہ ۳۰ جون ۷۰ء کو انجمن کے دفتر پر منعقد کیا گیا۔ حاضرین نے تعزیتی قرارداد منظور کی جس میں مہاراجہ صاحب کی اردو سے دلچسپی کا اعتراف کیا گیا۔ آپ ہی کے دور حکومت میں سب سے پہلے جے پور میں اعلیٰ پیمانے پر آل انڈیا مشاعرے ہوتے۔ آپ ہی نے انجمن ترقی اردو کے زیر اہتمام جے پور میں ۱۹۵۶ء میں اردو سمپوزیم اور آل انڈیا مشاعرے کا افتتاح فرمایا تھا اسی میں آپ نے کہا تھا کہ میں اور میرا خاندان ہمیشہ اردو کی حمایت کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔

• احترام الدین احمد شاغل

اخبار و افکار

سرکاری کانفرنس میں ناقابل فہم زبانوں میں تقریر

نئی دہلی:۔ یہاں ریاستوں کے وزرائے زراعت کی کانفرنس ہورہی ہے جس میں مدراس کی وزیر زراعت مسز ساسوانی موتھر بڑی بے چارگی کے ساتھ آٹھ وزیروں کی تقریریں "سنتی" رہیں ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا جب خود ان کی باری آئی تو انھوں نے بھی تامل زبان میں تقریر شروع کردی۔

جناب فخرالدین علی احمد مرکزی وزیر زراعت کانفرنس کی صدارت کررہے تھے۔ انھوں نے مسز ساسوانی سے کہا کہ آپ جو تقریر کررہی ہیں وہ ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہے ہم تامل زبان نہیں جانتے۔ آپ انگریزی زبان میں تقریر کریں تاکہ ہم سمجھ سکیں۔

مسز ساسوانی نے کہا کہ دوسرے وزیروں کو بھی انگریزی زبان میں تقریر کرنی چاہیے تھی۔ آٹھ وزیروں کی تقریریں ہندی میں ہوئی ہیں۔ اس زبان کو میں نہیں جانتی۔ تقریریں ہوتی رہیں اور میں صرف منہ دیکھتی رہی۔ انھوں نے صدر فخرالدین علی احمد کی درخواست کو قبول نہ کرتے ہوئے تامل زبان ہی میں اپنی تقریر پوری کی۔

• ہندستان

فرقہ واریت اور دانشوروں کی ذمہ داری پر اردو سبھا کا جلسہ

حیدرآباد اردو سبھا کے زیر اہتمام "فرقہ واریت اور دانشوروں کی ذمہ داری" کے زیر عنوان ایک ادبی اجلاس و مشاعرہ جناب ایم ست نارائن صدر سٹی کانگریس و ڈپٹی چیرمین قانون ساز کونسل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جناب ایم ست نارائن نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ فرقہ وارانہ فسادات بدبختانہ ہیں ان فسادات میں بہنے والا خون اور جلنے والے مکانات کسی ہندو یا مسلم کے نہیں تھے بلکہ ہندوستان کے تھے انھوں نے کہا کہ فرقہ پرستی خواہ کسی جانب سے ہو مفادات حاصلہ کی ایک سازش ہے تاکہ ترقی پذیر اور خوشحال ہندوستان کو پامال کیا جائے۔ اس لئے ہر محب وطن کا فرض ہے کہ وہ ایک چٹان کی طرح کھڑے ہو کر تنگ دلی اور تنگ نظری کا خاتمہ کرے۔

ابتدا میں صدر اردو سبھا جناب راجہ علی راجہ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ چین اور پاکستان کی لڑائیوں میں اتنے جانی نقصانات نہ ہوئے ہوں گے جتنے کہ فرقہ پرستی کے باعث ہندستانی عوام کا خون بہا ہے انھوں نے کہا کہ اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ اقوام عالم چاند پر کمندیں ڈال رہے ہیں ہندستانی میں ایسی رجعت پسند ذہنیت بارآور نہ ہوسکے گی جناب راجہ علی نے کہا کہ انسانی تاریخ شاہد ہے کہ مختلف نظام حیات کے ٹھیکے داروں نے عوام کا استحصال کیا ہے آج بھی ہندوستان میں ایک المناک باب انسان کے خون سے مرتب ہو رہا ہے۔

جناب جاندار افسر نے اپنے مقالہ میں بتایا کہ بعض فرقہ پرست جماعتیں انگریزوں کی مرتب کردہ تاریخ پر ایقان رکھتی ہیں انھوں نے کہا کہ نصاب تعلیم کی ازسرنو جانچ کی جانی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی ادیبوں، شاعروں اور فنکاروں کو چاہیے کہ اپنی تخلیقات کے ذریعہ عوام کو انسانیت کا درس دیں۔

جناب احسن علی مرزا نے کہا کہ آج فاشسٹ طاقتیں کسی فرقے پر نہیں بلکہ سیکولرازم اور سوشلزم پر حملے کر رہی ہیں۔ فاشزم سے نبرد آزمائی صرف حکومت یا صرف دانشور نہیں کرسکتے۔ انھوں نے کہا کہ ملک میں رجعت پسندی کا اتحاد وسیع ہو رہا ہے سب بائیں بازو کی جمہوری طاقتیں متحدہ جدوجہد سے سرمایہ داروں کی سازشیں ناکام کرسکتی ہیں۔

ادبی اجلاس کے بعد جناب سعید شہیدی کی صدارت میں مشاعرہ منعقد ہوا جس میں حیدرآباد کے ممتاز شاعروں نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

• نامہ نگار

قانون

پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں اردو سے متعلق غیر سرکاری مسودہ قانون پیش ہوگا

حیدرآباد:۔ رکن پارلیمان مولانا اسحاق سنبھلی نے اردو کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں کے ازالہ کے لئے پارلیمان کے آئندہ سیشن میں غیر سرکاری مسودہ قانون پیش کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ اس مسودہ قانون کے ذریعہ اردو کو اس کا مقام دلایا جائے گا مولانا اسحاق سنبھلی اردو ہال حمایت نگر میں انجمن ترقی اردو آندھرا پردیش کے خیر مقدمی تقریب میں جوابی تقریر کر رہے تھے۔

مولانا اسحاق سنبھلی نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج سارے ہندوستان میں اردو زبان کے ساتھ ناانصافی روا رکھی گئی ہے اردو زبان کے ساتھ تعصب اور تنگ نظری کی ذہنیت رکھنے والے اور اس زبان کو اہمیت نہ دینے والے خود اس زبان کے سہارے زندہ ہیں مولانا سنبھلی نے آندھرا پردیش میں انجمن ترقی اردو کی کارکردگی کی ستائش کی اور کہا کہ اردو جونیر کالجس کا قیام انجمن کی پہلی کامیابی ہے۔ جناب ست نارائن سنگھ ایم۔پی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملک میں فرقہ پرستی کا اس قدر جنون بڑھ رہا ہے کہ لوگ زبانوں کے مسئلہ کو بھی فرقہ وارانہ رنگ دے رہے ہیں کس قدر بدنصیبی کی بات ہے کہ اردو زبان کو متاثر کرنے کے لئے اسے ایک فرقہ کی زبان قرار دیتے ہیں جناب ست نارائن سنگھ نے یہ بھی کہا کہ اردو میری مادری زبان ہے میرا سارا خاندان اردو بولتا اور سمجھتا ہے۔ جناب سرینواس لاہوٹی شریک معتمد انجمن ترقی اردو کے شکریہ پر یہ جلسہ برخاست ہوا۔

• نامہ نگار

تبصرہ

خلیل الرحمٰن اعظمی

قطار شیشہ

مصنف : خلش حیدری بڑودوی
قیمت : تین روپے
پتہ : بزم توفیق قاضی اسٹریٹ بڑودہ ۵ گجرات۔

خلش دردی بڑودوی شعرا کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جس نے جگر کے رنگ تغزل سے اثر قبول کیا ہے، چند اشعار دیکھیے۔

ندیم چھیڑ نہ اس دکھ بھرے فسانے کو
اجڑ گیا کہ اجڑنا تھا آشیانے کو
وہ مضطرب ہیں مری زندگی میں آنے کو
مگر یہ بات گوارا نہیں زمانے کو
تری وفا کی قسم سچ سہی مگر اے دوست
فریب دے نہیں سکتا کوئی زمانے کو
اٹھے تھے میرے لئے ہی تمام ہنگامے
مجھے مٹا کے سکوں مل گیا زمانے کو

مری وفا کا یہ اچھا صلہ دیا تو نے
تمام درد محبت بنا دیا تو نے
جہان عشق کو درس بقا دیا تو نے
خزاں کا نقش دلوں سے مٹا دیا تو نے
سرور و کیف مجسم بنا دیا تو نے
مجھے نگاہ سے یہ کیا پلا دیا تو نے
ترے بغیر جہنم سے کم نہ تھا مرا دل
ترے نثار کہ جنت بنا دیا تو نے

اس طرح کی شاعری اپنی ایک اپیل رکھتی ہے اور مشاعروں میں اب بھی بڑے شوق سے سنی جاتی ہے لیکن اس میں نیا طرز احساس نہیں ہے۔ سردار جعفری اپنی تعارفی تحریر میں فرماتے ہیں۔

" جدید تر شاعری کے ہنگامے میں جہاں وہ لنگڑے مصرعوں اور ہکلاتے ہوئے آہنگ کی بھرمار ہے خلش صاحب کی شاعری ایک ٹھہری ہوئی پرسکون اور دل موہ لینے والی آواز ہے جو آہستہ آہستہ روح کے تاروں کو چھیڑتی ہے اور یہ بڑی بات ہے۔ میں ذاتی طور پر نئی تکنیک اور نئے آہنگ کو پسند کرتا ہوں لیکن اگر وہ شاعری کے سانچوں سے نکل کر افراتفری کا شکار ہو جائے تو اس کے مقابلے میں میں پرانی غزل کے انداز کو ترجیح دیتا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ خلش صاحب جدید تر شاعری کے عذاب میں مبتلا نہیں ہوئے "

ذاتی طور پر نئی تکنیک اور نئے آہنگ کو پسند کرنے کے باوجود خلش صاحب کو اس بات پر مبارکباد دینا کہ وہ جدید تر شاعری کے عذاب میں مبتلا نہیں ہوئے بڑی دلچسپ بات معلوم ہوتی ہے، اس وجہ سے کہ اس عذاب میں مبتلا ہوئے بغیر نئے آہنگ اور نئی تکنیک تک رسائی نہیں ہو سکتی نئی تکنیک اور نئے آہنگ کی جستجو میں لغزشیں بھی ہوتی ہیں اور روایتی ڈگر سے الگ چلنے میں کچھ خطرات بھی مول لینے پڑتے ہیں لیکن اس کے بغیر کوئی شاعر اپنے انفرادی طرز کو دریافت نہیں کر سکتا۔ آگے چل کر جعفری خود اپنے خیال کی تردید کر دیتے ہیں لکھتے ہیں۔

" ابھی ان کے قدم سنبھل سنبھل کر پڑ رہے ہیں لیکن ان میں لغزش مستانہ کے سارے امکانات ہیں، جن سے دوسرے مجموعے کی داغ بیل پڑے گی "

یعنی دوسرا مجموعہ ان لغزشوں سے برآمد ہوگا جس کے لئے جعفری نے جدید تر شاعری سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔

تمہیں بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے

● مردم شماری کا ابتدائی کام شروع ہو گیا ہے مکانوں پر نمبر لگ گئے ہیں۔ آپ یہ دیکھ لیجیے کہ آپ کے مکان پر نمبر لگایا گیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں لگا ہے تو اپنی انجمن کی شاخ کے نمائندوں کے ذریعہ سے ضلع کے حکام کو مطلع کیجیے مردم شماری کے کارکن صرف ان مکانوں پر اندراجات کے لیے آئیں گے جن پر نمبر لگا ہے۔

مالک انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ پرنٹر و پبلشر سید تعقل حسین ایم۔اے نے لیتھو کو آپریٹو پریس علی گڑھ میں چھپایا اور دفتر مرکزی انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ سے شائع کیا
REGD. NO. L. 922 فون نمبر ۲۹ R.NO. 2166/57